السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمودہ کے تین لڑکے اور ایک لڑکی جن کی عمریں چھ سے بارہ سال تک ہیں، احمد کی زیر نگرانی ہیں، محمودہ کی کچھ جائیداد اور تھوڑا زیور تھا، جس کو محمودہ خود مرنے سے قبل ان بچوں کے نام تقسیم کر چکی ہے، جس کی آمدنی احمد ان بچوں کی نگرانی پر خرچ کرتا ہے، اور زیور ان بچوں کی شادی میں دے دیا جائے گا، احمد چاہتا ہے کہ اس زیور کی زکوٰہ دی جائے، کیونکہ ان بچوں کی آمدنی اتنی ہے کہ جس سے زکوۃ ادا ہو سکتی ہے، مگر زید کہتا ہے کہ احمد ان کا نگران اور ان کے مالوں کا محافظ ہے، علاوہ ازیں بچے چھوٹے ہیں جن پر کوئی چیز مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ فرض نہیں، اس لیے احمد کو ان زیوروں پر زکوٰہ دینے کا حق نہیں، کیا زید کا کہنا ٹھیک ہے؟ جواب مدلل ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جولگ یتیم کو غیر مکلف ہونے کی وجہ سے مامور بالزکوٰۃ نہیں سمجھتے، میں ان کی دلیل کو راجح سمجھتا ہوں، زیور میں جن علماء کے نزدیک زکوٰہ واجب نہیں، میں ان سے متفق ہوں، سوال میں زیور کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔ اللہ اعلم۔ (اہل حدیث امر تسر ۱۴ نومبر ۳۶ئ)
شرفیہ:... یتیم کے مال کی زکوۃ میں حدیث مرفوع صحیح نہیں، صحابہ میں سے حضرت عمر، عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت عائشہ صدیقہ اور امام مالک، امام شافعی، امام احمد، اسحاق کو جامع ترمذی میں قائلین میں لکھا ہے اور (سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک کو مانعین میں۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۴۴۰

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 96-97

محدث فتویٰ